کوئی مصیبت نہیں آتی مگر اللہ کے اذن سے

Qur'an Kaay Moti

RAMADAN-2020

Lesson-10

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کے موتی

کوئی مصیبت نہیں آتی مگر اللہ کے اذن سے

قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

کہہ دیجئے ہمیں ہرگز کوئی نقصان نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا،
وہی ہمارا مولی ہے ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسا کریں۔
(التوبۃ:51)

قُلْ
کہہ دیجیے

لَّنْ يُّصِيْبَنَآ
ہرگز نہیں | پہنچے گا ہمیں

اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا
مگر (وہی) | جو | لکھ دیا | اللہ نے | ہمارے لیے

هُوَ مَوْلٰىنَا
وہ | مولا ہے ہمارا

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿51﴾
اور اللہ ہی پر | پس چاہیے کہ توکل کریں | ایمان لانے والے

یہ دنیا اللہ نے امتحان کے لئے بنائی ہے یہ دیکھنے کے لئے کہ کون اچھے عمل کرتا ہے ، اچھا عمل صرف وہ ہی نہیں جو خوشحالی صحت اور امن کی حالت میں کیا جائے اچھا عمل وہ بھی ہے وہ تکلیف اور تنگی کے آنے پر صبر کی شکل میں کیا جاتا ہے مومن نعمت ملنے پر خوش ہوتا ہے اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تکلیف آنے پر اللہ سے ناراض نہیں ہوتا بخوشی صبر کرتا ہے کیونکہ وہ یہ جانتا ہے کہ دونوں ہی امتحان ہیں وہ جانتا ہے کہ اس کا رب اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں اور یوں کبھی آسانی تکلیف کے ساتھ ہی آتی ہے

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

بے شک یقیناً تنگی کے ساتھ آسانی ہے پس

بے شک تنگی کے ساتھ ہی آسانی ہے

الشرح-6-5

تو یہ تنگی اور تکلیف زندگی کا ایک عمل ہے کبھی انسان پر سہولت ہوتی ہے اور کبھی تنگی ہوتی ہے لیکن یہ سب کچھ کیوں ہے تکلیف گناہوں کو مٹانے کا سبب بنتی ہے درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہے.بندہ مومن جانتا ہے کہ اس مشکل وقت میں میرا رب مجھے کچھ سکھانا چاہتا ہے میری اصلاح کرنا چاہتا ہے اور یہ کہ یہ میری تقدیر کا حصہ بھی ہے اور اسی کا فیصلہ ہے اور اس کا ہر فیصلہ خیر پر مبنی ہے اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے کوئی مصلحت ہوتی ہے اور اللہ کی حکمت اللہ کے علم پر مبنی ہے لہذا اس نے جو بھی ہمارے تقدیر بنائی ہے وہ ہمارے ہی حق میں ہے

كَتَبَ اللّٰہُ لَنَا نہ کہ علینا

یعنی جو بھی مشکل آتی ہے اور تقدیر کا لکھا جو بھی ہمارے حق میں ہے وہ دراصل ہماری ہی بھلائی کے لئے ہوتا ہے

آیت کی وضاحت:

قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا ...

کہہ دیجئے ہمیں ہرگز کوئی نقصان نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے
ہمارے لیے لکھ دیا

تقدیر پر ایمان لانا چاہیئے

یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ایمان و یقین کی برکت کا ذکر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جس نے قضا و قدر میں اللہ تعالیٰ کے راز کو پا لیا اس پر مصیبتیں آسان ہوجاتی ہیں۔

[تفسیر عبد السلام بن محمد]

اللہ کے اذن ہی سے تکلیف آتی ہے

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

جو مصیبت بھی آتی ہے وہ اللہ کے اذن سے ہی آتی ہے اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے تو اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے

(التغابن:11)

ہمارا نفع و نقصان بھی اللہ کے ہاتھ میں ہے

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اسے کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تمہارے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کرلے تو کوئی اس کے فضل کو ہٹانے والا نہیں، وہ اسے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے پہنچا دیتا ہے اور وہی بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے [یونس:107]

اللہ کے سوا کوئی بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

کہہ دیجیے میں اپنی جان کے لیے نہ کسی نفع کا مالک ہوں اور نہ کسی نقصان کا، مگر جو اللہ چاہے۔ [الاعراف:188]

اللہ کے سوا کسی کو نفع نقصان کا مالک سمجھنا یہ سراسر حماقت ہے

اور شرک کی ایک قسم ہے

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ

اور اللہ کو چھوڑ کر اس چیز کو مت پکارو جو نہ تمہیں نفع دے اور نہ تمہیں نقصان پہنچائے، پھر اگر تم نے ایسا کیا تو یقینا تم اس وقت ظالموں سے ہو گے [یونس:106]

پوری دنیا بھی مل کر اگر نفع پہنچانا چاہے اللہ کے حکم کے بغیر ایسا نہیں کر سکتی

اسی طرح اگر سارے لوگ مل کر ہمیں کوئی نقصان دینا چاہیں تو بھی وہ نقصان نہیں دے سکتے مگر اللہ چاہے تو

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جان رکھو! کہ اگر ساری امت مل کر بھی تمہیں نفع پہنچانا چاہے تو تمہیں نفع نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ سارے مل کر تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں تو تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے

[مسند احمد:2669]

یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے جس کی عملی مثال ہمیں تاریخ میں ملتی ہے سعید بن جبیر، حجاج نے انہیں بلایا اور کہا کہ میں تمہیں قتل کردوں گا تو وہ مسکرا دیے،کہنے لگے کہ اگر میری موت میرا نفع نقصان تمہارے ہاتھ میں ہوتا تو پھر میں اللہ کو چھوڑ کر تجھے پوجتا یعنی میری موت میری زندگی میرا نفع نقصان سب کچھ تو میرے رب کے ہاتھ میں ہے تم میرا کیا بگاڑ سکتے ہو؟

تو حقیقت ہے کہ وہ ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا

اسی طرح جب ابراھیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا لیکن آگ اللہ کے حکم سے ٹھنڈی ہو گئی سلامتی والی ہو گئی اور آگ نے ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑا کیونکہ آگ تو اللہ کے حکم سے جلاتی ہے اور اگر اللہ کا اذن نہ ہو تو آگ اپنا کام نہیں کرتی لہذا نفع نقصان تو اللہ کے ہاتھ میں ہے

پھر اسی طرح خالد بن ولید جو کہ سو کے قریب جنگوں میں شریک ہو چکے تھے وہ کہتے تھے کہ میرے جسم پر ایک بالشت بھر جگہ ایسی نہیں کہ جہاں کسی تیر ،تلوار یا نیزے کا نشان نہ ہو اتنے زخموں کے نشان تھے لیکن ان کو اپنے بستر پر ہی موت آئی تو کہتے تھے کہ بزدلوں کو میرا پیغام پہنچا دو کہ موت سے نہ ڈریں کیونکہ میں نے اتنی جنگوں میں حصہ لیا اور میری میدانِ جنگ میں شہادت نہیں ہوئی بلکہ مجھے بستر پر ہی موت آئی

یہ یقین اگر انسان کو ہو جائے کہ موت بھی اللہ کے اذن سے ہے،بیماری بھی اللہ کے اذن سے ہے اور اسی طرح خوشحالی بھی اللہ کے اذن سے ہے یہ بھی اسی نے دی ہے تو پھر انسان کے اندر کا دباو، خوف اور غم اس سے دور ہو جاتا ہے اور وہ ہر حال میں امن سے جینا سیکھ لیتا ہے

انسان کو وہی پہنچتا ہے جو تقدیر میں لکھا ہوا ہے

اللہ کے فیصلے بہت پہلے لکھے گئے تھے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اسے (مستقبل میں) ہونے والی ہر چیز کو لکھنے کا حکم دیا۔

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیریں لکھ دیں اور اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ [صحیح مسلم:6919]

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ () لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ

کوئی مصیبت نہ زمین پر پہنچتی ہے اور نہ تمھاری جانوں پر مگر وہ ایک کتاب میں (لکھی) ہے، اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں۔یقیناً یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔تاکہ تم نہ اس پر غم کرو جو تمھارے ہاتھ سے نکل جائے اور نہ اس پر اکڑ جاؤ جو وہ تمھیں عطا فرمائے اور اللہ کسی تکبر کرنے والے، بہت فخر کرنے والے سے محبت نہیں رکھتا

(الحدید:22-23)

تکبر کرنے والا سمجھتا ہے کہ سب کچھ اس کی محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے اور جب اس کی محنت کا نتیجہ سامنے آتا ہے تو وہ اس پر اتارنے لگتا ہے اور فخر کرنے لگتا ہے تو اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو جب کوئی نعمت ملے تو اس پر اترائے نہیں کیونکہ یہ اس پر اللہ کا فضل ہوا ہے بہت سے لوگ ایسی محنت اور ایسی کوشش کرتے ہیں وہ اس نتیجے کو نہیں پہنچتے یا وہ فائدہ حاصل نہیں کر پاتے جو اللہ کے دینے سے ہی انسان کو ملتا ہے

قیامت تک ہونے والی ہر چیز لکھی جا چکی ہے

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللهَّ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللهِّ يَسِيرٌ

کیا تم جانتے نہیں کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے۔ بلاشبہ یہ سب کچھ ایک کتاب (لوح محفوظ) میں درج ہے۔ اللہ کے لئے یہ بات بالکل آسان ہے۔ (الحج: 70)

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ

اور ہم نے ہر چیز کا ایک واضح کتاب (لوح محفوظ) میں ریکارڈ رکھا ہوا ہے۔ (یس: 12)

ہر چیز تقدیر سے ہے

طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے متعدد صحابہ سے ملاقات کی ہے وہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے وابستہ ہے۔ [صحیح مسلم:6922]

کوئی چیز بھی تقدیر سے آگے نہیں بڑھ سکتی

نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے سکتی تو وہ نظر ہے۔

[مسند أحمد:27470]

عمر، رزق، عمل سب کچھ تقدیر سے ہے

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ ہر بندے (کی تخلیق) میں پانچ چیزیں لکھ چکا ہے اس کی عمر، اس کا رزق، اس کا عمل اور یہ کہ وہ شقی ہوگا یا سعید۔ [مسند أحمد:71723]

بعض لوگ یہ باتیں پڑھ کر، سن کر یہ سمجھتے ہیں کہ جب سب کچھ لکھا ہوا ہے تو پھر ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں، اللہ کو یہ پتا تھا یعنی تقدیر کیا ہے، **علم اللہ سابق** کہ کسی کام کے ہونے سے پہلے ہی اللہ کو معلوم ہونا کہ یہ ایسے ہو گا
ہم بعض اوقات اپنے تجربات اور محدود معلومات کی روشنی میں پہلے سے ہی پیشن گوئی کرنے لگتے ہیں کہ یہ چیز ایسے ہوگی، ہر چیز کے معاملے میں ہم ایک اندازہ کرتے رہتے ہیں مگر ہمارے اندازے صحیح بھی ہو سکتے ہیں اور غلط بھی ہو سکتے ہیں لیکن اللہ کا جو اندازہ ہے علم ہے کسی بھی چیز کے بارے میں وہ غلط نہیں ہے اور اس میں کوئی خطا نہیں ہے اور اگر اللہ کو یہ پتا نہ ہو، یعنی اللہ کو اوّل سے آخر تک جو ہونے والا ہے سب علم تھا اور اگر اللہ کو پتا نہ ہو تو اس کا علم کامل ہی نہیں ہو سکتا پھر وہ الٰہ کیسے ہو سکتا ہے تو یہ بلکل بنیادی چیز ہے کہ اس کو معلوم تھا کہ میں کونسی چیز پیدا کروں گا اور اس کو کیا کیا دوں گا تو وہ اس کو کیسے استعمال کرے گا تو اس نے پہلے سے ہی لکھا ہوا ہے تو یعنی گویا انسان کا ہر عمل اللہ کے علم میں ہے اس سے پہلے کہ انسان اس کو کرے بعض اوقات کوئی بچہ چل رہا ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ گرے گا اگر صرف تجربات کی بنا پر ہم اگر یہ بات کر رہے ہوتے ہیں تو اللہ کا علم تو کامل ہے مکمل ہے جس کی بنا پر وہ پہلے سے ہی جانتا ہے کہ کون انسان کیا کرنے والا ہے

انسان کی رنگت اور مزاج بھی تقدیر سے ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : بے شک اللہ نے آدم کو ایک مٹھی مٹی سے پیدا کیا جسے ساری زمین سے جمع فرمایا تھا ۔

پس بنی آدم زمین کی مٹی کے لحاظ سے ہیں ، ان میں سے کوئی سرخ ہیں اور کوئی سفید، کوئی سیاہ ہے اور کوئی ان کے درمیان۔ کوئی نرم خو ہے تو کوئی سخت طبیعت۔ کوئی بری طبیعت کے مالک ہیں اور کوئی اچھی طبیعت والے ہیں۔

[سنن ابی داود:4695]

آزمائش کا آنا بھی تقدیر سے ہے

حسن کہتے ہیں کہ بے شک اللہ نے مخلوقات کو پیدا کیا تو ان کے ساتھ ان کی تقدیر کو پیدا کیا ،

اور ان کی عمروں کو تقدیر کے مطابق تقسیم کیا،

اور ان کے رزقوں کو تقدیر کے مطابق تقسیم کیا،

اور آزمائش اور صحت و تندرستی کو بھی تقدیر کے مطابق تقسیم کیا

شرح أصول اعتقاد أهل

السنة والجماعة، للالكائي

(4/682)

بیماری بھی تقدیر کا حصہ ہے

اخلاق بھی اللہ نے تقسیم کئے ہیں

عقلمندی اور بے وقوفی بھی تقدیر سے ہے

كُلُّ شَىْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز تقدیر سے وابستہ ہے یہاں تک کہ فہم و فراست اور بے بسی بھی۔ [صحیح مسلم:6922]

اولاد کا ملنا

موت کا وقت اور جگہ مقرر ہونا

تقدیر میں جو لکھا ہے اس میں نہ اضافہ ہوسکتا ہے نہ کمی ہو سکتی ہے

احتیاط کرنا توکل کے منافی نہیں ہے

کیونکہ اللہ نے انسان کو ارادہ اور اختیار بھی دیا ہے اور یہ بھی تقدیر کا حصہ ہے کہ اس کو جیسے باقی رزق ملتے ہیں تو یہ رزق بھی ملا ہے تو پھر اللہ کو پہلے سے ہی پتا تھا کہ یہ اپنے ارادے اور اختیار کو کس طرح استعمال کرے گا اور پھر بعض اوقات ہم سوچتے ہیں کہ پھر اگر سب کچھ لکھا ہوا ہے تو ہمیں کوئی احتیاط کرنے کی کیا ضرورت ہے، ایسا نہیں ہے

مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں کہ کسی کو ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اونچے پہاڑ پر چڑھ کر خود کو اس سے نیچے گرا لے اور کہے یہ میرے رب نے میری تقدیر میں مقرر کیا ہے،
بلکہ اسے احتیاط اور کوشش کرنی چاہیے اور بچاؤ کرنا چاہیے،
پھر اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ یقین رکھے کہ یقینا اسے کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر صرف وہی جو اللہ نے اس کے لیے لکھ دی ہے۔

تقدیر پر ایمان لانے کی اہمیت

تقدیر پر ایمان لانا ایمان کا ایک اہم رکن ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں محمد اللہ کا رسول ہوں اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، موت پر ایمان لائے موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور تقدیر پر ایمان لائے۔ [سنن الترمذی:2145]

يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت
کے لائق نہیں
اور بے شک میں محمد اللہ کا رسول ہوں

بَعَثَنِي بِالْحَقِّ

اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے

وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

موت پر ایمان لائے
موت کے بعد دوبارہ
زندہ ہونے پر

وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ

اور تقدیر پر ایمان لائے

ایمان کی اصل حقیقت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور کوئی شخص اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک اسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ اسے جو چیز پہنچی ہے، وہ اس سے خطا نہیں ہو سکتی تھی اور جو چیز خطا ہو گئی ہے وہ اسے پہنچ نہیں سکتی تھی۔

[مسند احمد: 27490]

جب تک اسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ جو چیز پہنچی ہے وہ اس سے خطا نہیں ہو سکتی تھی اور جو چیز خطا ہو گئی وہ اسے پہنچ نہیں سکتی تھی لہذا ہمیں اس بات کا یقین ہونا چاہیئے اور جب یہ یقین ہوتا ہے تو انسان جب کوئی تکلیف آتی ہے تو اس کو سہنا آسان ہوتا ہے کہ **مکتوب** لکھی ہوئی تھی یہ تو ہونا ہی تھا اور اس کے پیچھے کوئی حکمت ہے اور اللہ کی حکمت علم پر مبنی ہے اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے اس میں ضرور کوئی خیر ہو گی اس چیز کے آنے کا کوئی مقصد ہے

تقدیر کو جھٹلانا اس سے اعمال کی عدم قبولیت ہوتی ہے

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لوگوں سے اللہ نہ کوئی فرض قبول کرے گا نہ نفل،

(1)۔ والدین کا نافرمان،

(2)۔احسان جتانے والا ،

(3)۔اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔

السلسلۃ الصحیحۃ: 1785

بن عمر رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ اگر تقدیر کا انکار کرنے والوں میں سے کسی کے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ سب کا سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دے تب بھی اللہ اس سے قبول نہیں کرے گا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ [صحیح مسلم:102]

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

[التکویر : ۲۹]

تقدیر کا انکار کرنے والوں کی سزا

نبی ﷺ نے فرمایا: یہ آیت میری امت کے آخری زمانے کے اللہ عزوجل کی تقدیر کو جھٹلانے والے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے

ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ () إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ

دوزخ میں آگ لگنے کے مزے چکھو۔ بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک مقررہ انداز پر پیدا کیا ہے۔ (القمر:48-49)

جنت سے محرومی

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا مُؤْمِنٌ بِسِحْرٍ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَلَا مُكَذِّبٌ بِقَدَرٍ

نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں والدین کا نافرمان، جادو پر ایمان رکھنے والا، عادی شراب خور اور تقدیر کو جھٹلانے والا داخل نہ ہوگا۔

[السلسلة الصحيحة:675]

تقدیر پر ایمان لانے کے فائدے

قضاقدر پر ایمان لانا مسلمان کو اپنے رب پر توکل کرنے والا بنادیتا ہے تو مسلمان اسباب کو اختیار کرتا ہے مگر وہ ان پر بھروسا نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہر چیز اللہ کی قدرت او رمشیت کے مطابق ہوتی ہے،

یہ بات مسلمان کےدل کو مطمئن اور نفس کو پرسکون کردیتی ہے ،پس وہ جانتاہے کہ اللہ نے میری تقدیر میں جو مقرر کیاہے وہ لازمی ہوکررہے گا تووہ اپنے مطلوب سے محروم ہوجانے پر غمگین نہیں ہوتا

یا جو کچھ واقع ہوتاہے وہ اس سے ڈرتانہیں، نفسِ انسانی میں ایمان زیادہ گہراہوجاتاہے اور وہ شرک سے پاک ہوجاتاہے

پس تقدیر پرایمان لانے کا مطلب ہے کہ جو کچھ اس کائنات میں ہورہاہے وہ ایک اللہ کی طرف سے ہورہاہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

تقدیر پر راضی رہنے والے کی دنیا جنت بن جانا

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ کی تقدیرپرراضی ہونا اللہ کا بہت بڑا دروازہ ہے اور دنیا کی جنت ہے اور عبادت گزاروں کی آرام گاہ ہے اور شوق رکھنے والوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

اور جو اپنے دل کو تقدیرپرراضی کرنے کے ساتھ بھر لیتاہے اللہ اس کے دل کو بے نیازی اور امن سے بھر دیتاہے اور اس کواپنی محبت کے لیے خالی کرلیتاہے،

اور اس کی طرف متوجہ ہوجاتاہے اور وہ شخص اپنے رب پرہی توکل کرتاہے اور جس سے اللہ کے ساتھ راضی ہونے میں سے کوئی حصہ چھوٹ جاتاہے اس کا دل اس کے برعکس چیزوں سے بھرجاتاہے اور جس چیزمیں اس کی خوش نصیبی اور فلاح ہوتی ہے وہ اس سے پھر جاتاہے

تقدیر پر راضی رہنے میں راحت و کشادگی

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے انصاف اور علم کی وجہ سے راحت اور کشادگی کو یقین اور رضا میں رکھا ہے اور غم اور پریشانی کو شک اور ناراضگی میں رکھا ہے۔

قیامت کے دن بلند درجات

اور حکیم بن جعفر سے مروی ہے کہ عبداللہ براثی کہتے ہیں کہ جو لوگ اللہ عزوجل سے ہر حال میں راضی ہوجاتےہیں قیامت کا دن ان کے درجات کو بلند کردے گا اور یہ بھی کہا جس کو رضا دے دی گئی وہ افضل درجات تک پہنچ گیا

مصائب کے حوالے سے تقدیر پر ایمان رکھنے کے دس قواعد

1۔ اللّٰہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے

پہلا قاعدہ: اس بات پر ایمان لانا کہ اللّٰہ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور اللّٰہ کا علم
ہر چیز کو شامل ہے اللہ غائب کو اور موجود کو اور ظاہر اور چھپی ہوئی ہر چیز
کو جانتا ہے اور اللّٰہ سبحانہ پر کوئی چھپی ہوئی چیز چھپ نہیں سکتی۔
اور سینوں میں جو وسوسے آتے ہیں اللّٰہ اس کو جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ
ہو چکا ہے اور اور وہ جانتا ہے جو کچھ ہونے والا ہے اور یہ کہ اس کائنات میں جو کچھ
واقع ہوگا وہ اللّٰہ سبحانہ کے علم کے مطابق ہوگا

2۔ کائنات میں واقع ہونے والا ہر خیر اور ہر شر اللّٰہ کے ارادے و مشیت سے ہوتا ہے

3۔ تقدیر میں لکھا اللّٰہ کا ہر فیصلہ حکمت و مصلحت پر مبنی ہے

4- بظاہر نظر آنے والے شر میں بھی خیر ہوتی ہے اور شر کے فیصلے میں بھی خیر چھپی ہوتی ہے

اور یہ ممکن ہے کہ جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے لئے اچھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ جس چیز کو تم پسند کرتے ہو وہ تمہارے لئے بری ہو (اچھی نہ ہو) اصل بات یہ ہے کہ اللہ بہتر جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

اسی طرح بعض اوقات چھوٹی تکلیف آجاتی ہے وہ بڑی تکلیف کو روکنے کا باعث ہوتی ہے تو ہمیں نہیں پتا ہوتا ہم جزع فزع کرتے ہیں کہ کیوں تکلیف آگئی

انسان کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ تقدیر کے اندر شر نہیں ہے وہ ہماری نسبت سے مقدور یعنی جس کی نسبت سے تقدیر نافذ ہوتی ہے اس کی نسبت سے شر ہوتا ہے، اللہ کا ہر فیصلہ خیر پر مبنی ہے انسانوں پر جب مصیبت آتی ہے وہ ان کے حق میں خیر ہوتی ہے اور ان کو جب خیر ملتی ہے تو وہ بھی ان کے حق میں خیر ہوتی ہے، مصائب انسان کے حق میں شر ہوتے ہیں ان سے تکلیف محسوس ہوتی ہے لیکن اللہ کے فعل میں وہ شر شمار نہیں ہوتے، تو کسی چیز کا ایک رخ ہمیں برا محسوس ہوتا ہے لیکن دوسرے اعتبار سے وہ ہمارے لئے ہی اچھی ہوتی ہے

5۔ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس لیے کہ وہ مالک ہے

اللہ جو کچھ کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جاسکتا لیکن لوگوں سے سوال کیا جائے گا کیونکہ وہ مالک ہے لیکن ہمارا مالک وہ ہے جو ظلم نہیں کرتا

6۔ اللہ تعالی ظلم نہیں کرتا

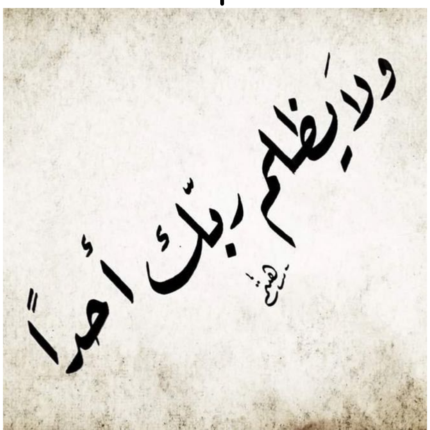

اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا

الکہف -49

7۔ اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا ہے

ہمارے والدین سے بڑھ کر ہم سے محبت کرتا ہے اور رحم فرمانے والا ہے تو ہمیں اس سے رحم مانگنا چاہیئے

8۔ اللہ کے اسماء کے علاوہ ہر چیز مخلوق ہے

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

کہہ دیجیے اللہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔

(الرعد:16)

اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر اس کا اندازہ مقرر کیا، پورا اندازہ (الفرقان:2)

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ

حالانکہ اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا اور اسے بھی جو تم کرتے ہو۔ (الصافات:96)

ہمارے کام اللہ کی مخلوق ہیں، انسان اگر یہ جان لے تو
پھر اس کو یہ سمجھ آجاتی ہے کہ اس کا جو دشمن ہے وہ
کمزور ہے اور اس کا حیلہ کم ہے اور
یہ کہ وہ بھی اللہ کی مخلوق ہے
خالق صرف اللہ ہے

اللہ نے دنیا کے لیے قاعدہ بنایا ہے کہ یہاں حالات بدلتے رہیں گے نہ رات ہمیشہ کے لئے ہے نہ دن ہمیشہ کے لئے ہے کیونکہ امتحان ہے

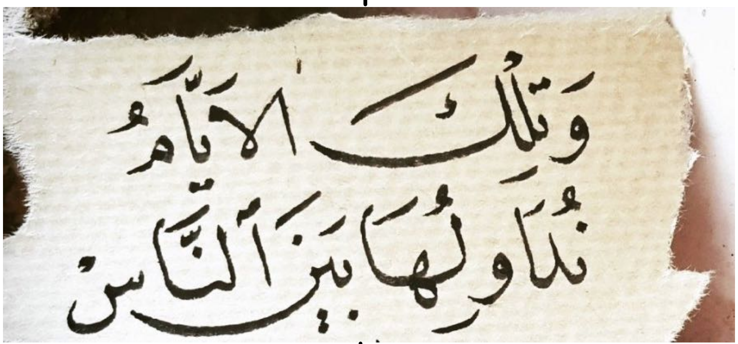

اور یہ تو دن ہیں، ہم انھیں لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں۔ (آل عمران:140)

اللہ کی تقدیر مومن اور کافر اور نیک اور بد پر جاری ہوتی ہے سب کے لئے تبدیلی آتی ہے

10۔ تقدیر کے فیصلوں پر صبر کرنا

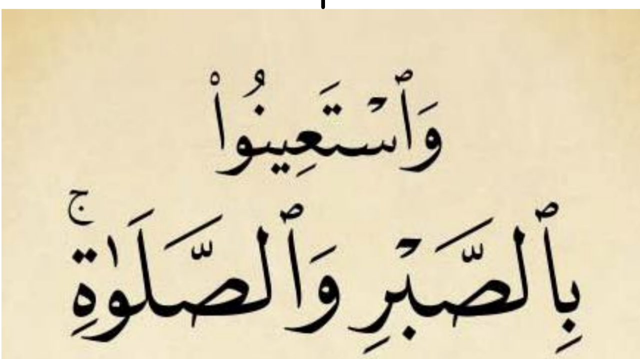

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو (البقرۃ:45)

مصائب کو ہلکا کیسے کیا جائے

قیم نے زاد المعاد میں اس میں سے کچھ چیزیں بیان کی ہیں جو مصیبت کو ہلکا کر دیتی ہیں

1- پہنچنے والی مصیبت پر صبر کرنا

اگر انسان اس میں غور کرے گا تو کئی فائدے بھی نظر آئیں گے

مثلاً: گھروں میں رہنے کے فائدے بھی ہیں ، گھر والوں کو وقت دینے کا موقع مل گیا ، نمازوں میں یکسوئی آگئی ٹھہراو آگیا ،دور کے رشتے داروں کے بارے میں سوچنے کا موقع مل گیا جو ضرورت مند ہو سکتے ہیں یعنی کئی پہلو جو انسان اس تیز رفتار زندگی میں جو بھولے ہوئے تھا رکنے کے بعد وہ یاد آ گئے۔ فضائی آلودگی ختم ہو رہی ہے کیونکہ ذریعہ آمدو رفت رکا ہوا ہے انسانوں کے علاوہ اور مخلوقات کو بھی سانس لینے کا موقع مل گیا ہے

2- اپنے سے زیادہ مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھے

تو اس کی تکلیف ہلکی ہو جائے گی

3- بے صبری کا مظاہرہ نہ کرے

گھبراہٹ سے واویلا کرنے سے مصیبت نہیں ٹلتی

4- صبر اور ثواب سے محروم نہ ہو

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ

5- صبر اور اجر کی امید رکھے

یہ جان لے کہ بے صبری دشمن کو خوش کرے گی اور دوست کو ناراض کرے
گی اور رب کو ناراض کرے گی اور شیطان کو خوش کرے گی اور اجر کو ضائع
کرے گی اور اس کے نفس کو کمزور کرے گی

6- جب تک مصیبت باقی رہے صبر سے لذت محسوس کرے

اپنے اندر ہی اندر چپکے چپکے رب کو پکارتے رہیں اس کا ذکر
کرتے رہیں تو آپ کے دل میں اللہ کی محبت میں اضافہ ہو
جائے گا

7- مصیبت کو بھی اللہ کی رحمت سمجھیں

کہ اللہ نے یہ ہمیں تباہ کرنے کے لئے نہیں بھیجی بلکہ اس لئے
بھیجی ہے کہ ہم عاجزی اختیار کریں

8- مصائب کو ناپسند نہ کریں

کتنی ہی ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو انسان کو ناپسند ہوتی ہیں لیکن اس میں اس کی نجات ہوتی ہے

فضل بن سہل کہتے ہیں کہ بیماریوں میں نعمتیں ہیں، کسی عقل مند کو ان سے ناواقف نہیں ہونا چاہیے پس یہ گناہوں کو مٹا دیتی ہیں اور صبر کے ثواب کا ذریعہ بنتی ہیں اور غفلت سے جگاتی ہیں

هُوَ مَوْلَانَا

مالک — محافظ — مددگار

[النکت والعیون]

اللہ کے مولی ہونے کا تقاضا کیا ہے؟

کہ ہم پر اس کی قضا و قدر پر راضی رہیں

اللہ کے ہر فیصلے میں بھلائی ہے

قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا

اللہ کا بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے

[صحیح البخاری:5645]

مصیبت میں انسان کے لیے کئی بہتریاں ہوتیں ہیں

لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ

تم اسے اپنے لیے برا مت سمجھو، بلکہ یہ تمہارے لیے بہتر ہے [النور:11]

مومن کے ہر حال میں خیر ہوتی ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے لیے ہر بات میں بھلائی ہے اور یہ مومن کے سوا کسی کے لئے نہیں۔ [صحیح مسلم:2999]

ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسا کریں

مومنوں کو اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے، توکل کرنا چاہئے کیونکہ جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے وہ نامراد نہیں ہوتا

توکل کیا ہے؟

مادہ
|
و ک ل

کسی بھی کام میں کسی اور پر اعتماد کرنے پر دلالت کرتا ہے اس کو وکیل بنانے پر اسی سے لفظ توکل نکلا ہے
جس کا معنی ہے کہ کام میں بے بسی کا اظہار کرنا، اور اپنے علاوہ کسی اور پر اعتماد کرنا۔
اللہ پر توکل کرنے والا وہ شخص ہے جو جانتا ہو کہ اللہ اس کے رزق اور کام کا ذمہ دار ہے
تو انسان صرف اسی کی طرف مائل ہوتا ہے اور کسی اور پر بھروسا نہیں کرتا

جرجانی کہتے ہیں: توکل سے مراد ہے کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس پر بھروسا کرنا اور جو لوگوں کے پاس ہے اس کی امید نہ رکھنا۔ بلکہ اس سے مایوس ہو جانا۔

[نضرة النعيم]

قرآن میں بارہا توکل کی تعلیم دی گئی ہے

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لا إِلَهَ إِلا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلاً

مشرق و مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

سو اس کو کارساز بناؤ [المزمل:9]

اور بھروسا کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیئے۔ [ابراھیم:12]

توکل کے فائدے

اللہ کی محبت ملتی ہے

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ

بلاشبہ اللہ بھروسا کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

[آل عمران:159]

اللہ کا کافی ہو جانا

اور جو کوئی اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے

[الطلاق: 3]

اور اللہ پر بھروسا کرو اور اللہ کافی وکیل ہے۔

[النساء: 81]

غیلان بن جریر کہتے ہیں کہ جس کو تقدیر پر راضی رہنا اور توکل کرنا اور اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرنا دے دیا گیا اس کی کفایت کی گئی۔

[طریق الاسلام]

ہم و غم دور ہو جاتا ہے

اللہ کے علاوہ کی مدد کی ضرورت نہیں رہتی

توکل کرنے والے کو اللہ کی مدد ضرور پہنچتی ہے

دشمن کا نقصان نہیں پہنچا سکتا

مسائل حل ہو جاتے ہیں اور مشکلات دور ہو جاتی ہیں

توکل کرنے والوں پر شیطان کا زور نہیں چلتا

توکل انسان کو بہادر بنا دیتا ہے

اللہ کے سوا کا ڈر نکل جاتا ہے

تواہمات اور بدشگونی کا زائل ہوجاتی ہیں انسان سے

جادو ، حسد اور نظر بد سے حفاظت ہوتی ہے

آخرت میں بڑا اجر ہے

جنت ہے

بلا حساب جنت میں داخلہ

کن کن کاموں میں اللہ پر توکل کرنا چاہیے؟

ہر معاملے میں اللہ پر توکل

کوئی بات غمگین کرے تو اللہ پر توکل کرنا

لوگوں کی اذیتوں کے مقابلے میں اللہ پر توکل کرنا چاہیے

اگر لوگ اعراض کریں تو اللہ پر توکل کریں

جب دشمنوں کا خوف ہو تو بھی اللہ پر توکل کریں

دل کی کیفیت کے ساتھ ساتھ زبان سے اظہار کریں

دشمن کے سامنے بھی اللہ پر توکل کا اظہار کریں

بدشگونی ہونے پر اللہ پر توکل کریں

دجال کے مقابلے میں اللہ پر توکل کریں

دعا

اللہ پر توکل کرتے ہوئے دعا مانگیں

اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ
أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ
أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لاَ يَمُوتُ وَالْجِنُّ
وَالإِنْسُ يَمُوتُونَ

اے اللہ!میں تیرے لیے فرمانبردار ہوگیا،تیرے ساتھ ایمان لایا،تجھ پر بھروسا کیا،تیری طرف رجوع کیااورتیری مدد سے(کفر کے ساتھ) جھگڑا کیا۔اے اللہ!میں اس بات سے تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں۔۔۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں کہ تو مجھےسیدھی راہ سے ہٹا دے۔تو ہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہےجس کو موت نہیں آسکتی اور جن وانس سب مر جائیں گے۔

© Alhuda International 2020

تمام معاملات اللہ کے سپرد کر دینے چاہیئے

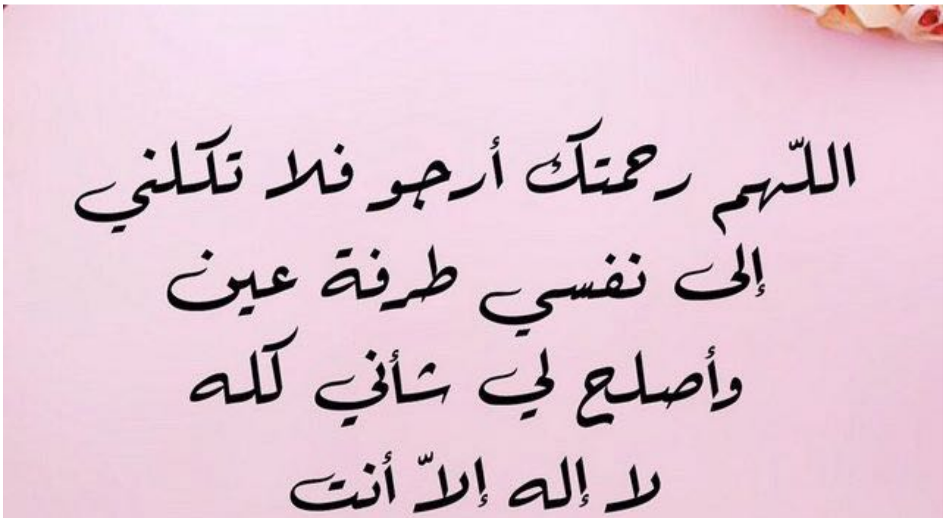

اے اللہ ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، تو مجھے آنکھ جھپکنے تک کے لیے میرے نفس کے حوالے نہ فرما، اور میرے سارے معاملات درست فرما دے،تیرے سوا کوئی الہ نہیں

[سنن ابی داود:5090]

دعا

اللہ پر توکل کرتے ہوئے دعا مانگیں

اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ
وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ
وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي
أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

اے اللّٰہ!میں نے اپنا چہرہ تیرے سپرد کر دیا۔ اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا۔ میں نے
(تیرے ثواب کی) توقع اور (تیرے عذاب کے) ڈر سے تجھے ہی پشت پناہ بنا لیا۔ تجھ
سے(بھاگ کر)کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں مگرصرف تیرے ہی پاس ۔ اے اللّٰہ!
جو کتاب تو نے نازل کی میں اس پر ایمان لایا۔ جو نبی تو نے بھیجا میں اس پر ایمان لایا

[صحیح البخاری:247]

© Alhuda International 2020

دعا

مصیبت کی سختی سے پناہ مانگنے کی دعا

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ
وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں سخت مشقت ، بد نصیبی کے
پانے، بری تقدیر اور اور دشمنوں کے خوش ہونے سے

[صحیح البخاری:6616]

اللہ کے فیصلوں پر رضا کی دعا

أَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ

اے اللہ ! میں تجھ سے فیصلوں کے بعد(ان پر)رضا مندی کا سوال کرتا ہوں۔ [سنن النسائی:1305]

مصیبت کے وقت اللہ سے خیر کی دعا کرنا

إِنّا لِله وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ،
اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي،
وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا

بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور مجھے اس کا بہتر نعم البدل عطا فرما تو اللہ اس کو اس سے بہتر عطا فرماتے ہیں [صحیح مسلم:2165]

✓ کرنے کے کام

✓ مصیبت پہنچنے پر اللہ کی طرف رجوع کرنا

✓ مصیبت پہنچنے پر یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ اللہ کی ہی طرف سے آئی ہے

✓ اس بات پر یقین رکھنا کہ جو پہنچا ہے وہ ٹل نہیں سکتا تھا